مغربی ممالک میں مقیم علماء اسلام کے لیے لمحۂ فکریہ

۵ ستمبر ۹۲ء کو برطانیہ کے شہر لیسٹر کے قریب اسلامک فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام "یورپ میں اسلام کے موضوع پر کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر جم مارشل نے کہا

" مغرب میں اسلام کی ہمیشہ منفی تصویر پیش کی گئی ہے ہم مغرب کے لوگ اسلام کو خطرہ سمجھتے ہیں اور یہ بات ہمارے ذہنوں میں بہت گہری بٹھا دی گئی ہے یہ ہماری ثقافت بن چکی ہے میں نے جب ماں کا دودھ پینا شروع کیا تھا اس وقت سے مجھے بتایا جا رہا ہے کہ اسلام ہمارے لیے خطرہ ہے صلیبی جنگوں میں جب مغرب کو فتح حاصل ہوتی تھی تو ہم سب خوشیاں مناتے تھے اور ان کی شکست پر ماتم کرتے تھے' آج مغرب انسانی حقوق کا چیمپین کہلاتا ہے لیکن یہ بالکل نیا رجحان ہے' اگر مسلم کمیونٹی مغرب کے باسیوں سے اپنے روابط بڑھائے اور کمیونی کیشن گیپ کو ختم کرے تو بہت سی غلط فہمیاں دور ہو سکتی ہیں میں بہت سے مسلمانوں کو جانتا ہوں اور جب میں ان کے کردار اور نظریات کا جائزہ لیتا ہوں تو مجھے وہ سب کچھ غلط نظر آتا ہے جو اب تک مسلمانوں سے ڈرانے کے لیے مجھے بتایا گیا تھا"۔

کانفرنس کی اسی نشست سے خطاب کرتے ہوئے شہرہ آفاق نو مسلم برطانوی دانش ور جناب یوسف اسلام نے کہا

"مغرب اسلام سے جو خوف رکھتا ہے اور اس بنا پر اسلام کو دبا کر رکھنا چاہتا ہے اس کا سارا دوش مغرب کو نہ دیجئے۔ اپنی ذمہ داری بھی قبول کیجئے۔ ہم بجا طور پر کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں اپنی حقانیت اور صداقت کی وجہ سے پھیلا آج ہم ۳۰ ملین کی تعداد میں یورپ میں آباد ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل نہیں ہو رہے؟ مغرب کو اس کی ثقافت اسلام کے حلقہ بگوش ہونے سے روک رہی ہے تو ہماری موجودگی اس رکاوٹ کو ختم کرنے میں کیوں کامیاب نہیں ہو رہی؟ اصل بات یہ ہے کہ ہمارا کردار اور انگریزی زبان پر عبور نہ ہونا بہت بڑی رکاوٹیں ہیں اگر کسی مسلم ملک میں کوئی فرد غلطی کرتا ہے تو لوگ اس کی وجہ سے اسلام سے بدظن نہیں ہوتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ ایک فرد کی ذاتی غلطی ہے لیکن جب کوئی مسلمان مغرب میں غلطی کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں دیکھو ہم نہ کہتے تھے اسلام خراب مذھب ہے' اگر مغرب کو صحیح انداز سے اور صحیح کردار کے ساتھ اسلام پیش کیا جائے تو وہ خود اس میں اپنا بھلا دیکھ کر اسے قبول کر لے گا"۔

(بحوالہ روزنامہ جنگ لندن) ۷ ستمبر ۹۲ء